تبصرہ نگار: ح۔ح

تعارف وتبصرہ

تبصرے کے لیے کتاب کے دونسخوں کا ارسال کرنا ضروری ہے۔ پمفلٹ نما کتابچوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ —— (ادارہ)

التجارة والإقتصاد المعاصر في ضوء الإسلام: تالیف: مفتی محمد تقی عثمانی، مترجم: مولانا طاہر صدیق ارکانی،
ضخامت: ۲۷۴ صفحات، ناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، لسبیلہ، اردو بازار، کراچی

صنعتی انقلاب کے برپا ہونے کے بعد فنی اور تکنیکی اعتبار سے دنیا بہت آگے بڑھ گئی ہے اور اس کے نتیجے میں خرید و فروخت، تجارت اور سرمایہ کاری کی اس قدر مختلف النوع شکلیں پیدا ہو چکی ہیں، جن کی ماضی میں کوئی نظیر نہیں ملتی، مثلاً بینکاری کا نظام، کرنسی کا نظام، مارکیٹنگ کا نظام، بین الاقوامی تجارتی نظام، یہ سب اپنی جگہ آج کے عہد میں ایسی ضرورت بن چکے ہیں، جن سے بے شمار مسائل اور سوال وابستہ ہیں اور ان کے مختلف حل سامنے لائے جا رہے ہیں، بالخصوص مغرب کا جو نظام معیشت ہم پر مسلط کیا گیا ہے، اس کے بیسیوں پہلو اسلام کے معاشی اور اقتصادی نظام سے متصادم ہیں، اس لیے عالم اسلام میں اجتماعی سطح پر یہ فکر زور و شور سے پروان چڑھ رہی ہے کہ کس طرح مغرب کے اس نظامہائے معیشت کو اسلام کے سانچے میں ڈھالا اور اس کا متبادل اسلامی نظام پیش کیا جائے۔ اسی فکر کے زیرِ اثر عالم اسلام کی مختلف عصری درسگاہوں میں، تجارت و معیشت کا جدید نظام خاص طور پر موضوعِ بحث ہے اور اس نے مستقل فن کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اپنی علمی اور تحقیقی خدمات کی بدولت عالم اسلام میں ایک ممتاز حیثیت کے حامل شخصیت ہیں، اور اس موضوع پر انھوں نے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، چنانچہ تجارت و معیشت کے موضوع پر ان کی کئی تحقیقی کتابیں مطبوع ہیں، آج سے چند برس پیشتر انھوں نے تجارت و معیشت کی جدید اصطلاحات کو متعارف کرانے اور ان کی شرعی حیثیت کو واضح کرنے کے لیے تاجروں، صنعت کاروں اور علماء کرام کے لیے کچھ کورس منعقد کیے تھے، اس میں مفتی صاحب نے جو لیکچر دیئے، وہ بعد میں ''اسلام اور جدید معیشت و تجارت'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے، جس کا عربی ترجمہ مولانا طاہر صدیق ارکانی نے ''التجارة والإقتصاد المعاصر في ضوء الإسلام'' کے عنوان سے کیا ہے۔ مترجم نے اصل متن کا سلیس اور رواں عربی ترجمہ کیا ہے۔ عربی زبان کا صاف ستھرا ذوق رکھنے والے قارئین یقیناً اس ترجمہ میں زبان کی روانی اور سلاست محسوس کریں گے۔ چونکہ اصل کتاب اردو زبان میں ہے اور وفاق المدارس سے ملحق دینی درس گاہوں میں شاملِ نصاب بھی ہے، اس بناء پر عربی ترجمہ کے منجملہ فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس کے مطالعہ سے عرب دنیا میں رائج تجارت اور معیشت کی جدید اصطلاحات اور تعبیرات سے واقفیت پیدا ہوگی۔ جیسا کہ کہا گیا کہ یہ کتاب وفاق المدارس کے نصاب میں شامل کر دی گئی ہے، ہماری رائے ہے کہ اردو کی بجائے اس کا عربی ترجمہ پڑھایا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا۔

رفیقانِ ہمسفر، مرتب: عبدالوہاب عابد، قیمت: درج نہیں، ضخامت: ۲۰۷ صفحات، باہتمام: طلباء دورہ حدیث جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی

معروف دینی درس گاہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے طلبہٗ دورۂ حدیث نے چند برس پیشتر اپنی مادرِ علمی سے والہانہ تعلق اور جذباتی وابستگی کا اظہار کرنے کے لیے جامعہ فاروقیہ کی مختصر تاریخ، دینی خدمات، بالخصوص دورہ حدیث کے اساتذہ کرام کی شخصیت وسوانح پر کتابچہ کی صورت میں اپنے تاثرات قلمبند کر کے ایک نئی طرح ڈالی تھی۔ جس کی طباعت واشاعت کے اخراجات دورۂ حدیث کے طلباء نے اپنی جیب خرچ سے ادا کئے تھے۔

زیرِ تبصرہ کتاب اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ مرتب نے اپنے پیش روؤں کے مقابلہ میں کتاب کی تحریر وترتیب اور طباعت واشاعت میں زیادہ محنت وکاوش اور سلیقہ مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مضامین مختلف طلباء نے خود تحریر کئے ہیں۔ ابتداء میں مرتب نے حرفِ آغاز کے عنوان سے اپنے تاثرات قلمبند کیے ہیں۔ ''صُفّہ سے فاروقیہ تک...... تاریخ کے آئینہ میں'' کے عنوان سے گلستان خان فاروقی نے مختصر ہونے کے باوجود عمدہ اور معلوماتی مضمون لکھا ہے۔

اس کے بعد ص ۱۳ تا ۸۱ جامعہ فاروقیہ کی تاسیس، اغراض ومقاصد، جامعہ کا دینی مسلک، نصاب میں شامل علوم وفنون، جامعہ کی عمارتوں کا تعارف، پھر ''جامعہ فاروقیہ کی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں'' کے عنوان کے تحت ''شعبہ تعلیمات پر ایک طائرانہ نظر، شہادات الدراسات الدینیہ (تعلیم بالغان)، شعبہ تحفیظ القرآن، جامعہ کے زیرِ انتظام مساجد ومدارس، معہد اللغۃ العربیہ، دارالافتاء، تخصص فی الفقہ الاسلامی، شعبہ تصنیف وتالیف، بزم فاروقی، النادی العربی، فاروقیہ کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ، ادارہ الفاروق (عربی، اردو، انگلش، سندھی)، مجلس علم وذکر، جداری مجلات، فاروقیہ میڈیکل سینٹر'' جیسے ذیلی عنوانات کے تحت جامعہ فاروقیہ کا مکمل تعارف دیا گیا ہے۔

اس کے بعد ''جامعہ کے اساتذہ کرام کا تعارف اور مکمل حالاتِ زندگی مع عکس ہائے تحریر اور نصائح'' کا اہم عنوان آتا ہے، اس کے تحت صرف دورہ حدیث میں پڑھانے والے اساتذہ کا تعارف دیا گیا ہے، اس مناسبت سے متذکرہ عنوان ''جامعہ کے اساتذہ کرام'' کی بجائے ''دورہ حدیث کے اساتذہ کرام'' ہونا چاہیے تھا۔

بہرکیف اس باب میں اساتذۂ حدیث کے حالات وکمالات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ ہر استاذ کی سوانح عمری کے اختتام پر طلباء کے لیے ان کے نصائح بھی دیئے گئے ہیں۔ البتہ سوانح نگاروں نے اپنے اساتذہ پر جس غیر محتاط انداز میں مدح وتحسین کے لالہ وگل برسائے ہیں، اس پر حقیقت سے زیادہ، دروغ آمیز مبالغہ کا گمان ہوتا ہے۔ انھوں نے سیرت وسوانح کے مزاج ومذاق اور اس کے فنی تقاضوں کی رعایت نہیں کی ہے۔ چنانچہ کتاب کے اس باب سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوانح نگاروں نے اساتذہ کی تعریف وتعارف کے پردہ میں سارا زور اپنی قادر الکلامی کا سکہ بٹھانے پر صرف کیا ہے۔

آخر میں تقریب ختم بخاری کی روداد ذکر کی گئی ہے۔ عربی، اردو منظوم کلام میں جامعہ فاروقیہ اور اساتذہ کرام کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ص ۱۸۵ تا ۲۰۴ دورہ وحدیث کے تمام طلباء کے ایڈریس اور رابطہ نمبر دیئے گئے ہیں۔ نیز جامعہ فاروقیہ کی عمارتوں اور درسگاہوں کی پچاس خوبصورت رنگین تصاویر بھی کتاب میں شامل ہیں۔

احکام سفر، مؤلف: مولانا مفتی محمد طاہر مسعود، ناشر: ادارۃ العلوم، چوک سٹیلائٹ ٹاؤن، سرگودھا، ضخامت: ۳۲۰ صفحات، قیمت: ۱۵۰ روپے۔

اس کتاب میں مؤلف نے فتاویٰ اور فقہ کی مستند کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے سفر سے متعلق تمام مسائل پر سیر حاصل بحث کی ہے اور مآخذ کی نشان دہی کے ساتھ ہر مسئلہ اس قدر محقق بیان کیا ہے کہ اس کے بعد مزید بحث وتحقیق کی تشنگی نہیں رہتی۔ بعض معرکۃ الآراء مسائل میں اہل فتویٰ واستنباط سے رجوع کر کے، ان کی آراء اور تحقیقات تفصیل سے نقل کی ہے۔ اس کتاب کو مؤلف نے ۷ مختلف